بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعودؑ

حالاتِ زندگی مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) صحابی حضرت مسیح موعودؑ

آپ ہندوستان کے قصبہ سنور ریاست پٹیالہ میں پیدا ہوئے۔ اپنی کتاب تجلی قدرت میں "میری سوانح عمری" کے عنوان کے تحت لکھتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ

میری پیدائش 1881ء قریباً 1300ء ہجری میں ہوئی۔ حافظ شیر محمد صاحب نے میرے دادا کی درخواست پر میرا نام قدرت اللہ تجویز فرمایا۔ سولہ سال کی عمر میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔ اس بارے میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ 1889ء میں جب حضور اقدس نے بیعت لینے کا اعلان فرمایا تو سنور کے نو آدمیوں نے اُسی سال بیعت کی۔ چونکہ 1984ء سے حضور کا ذکر ہمارے گھروں میں رہتا تھا۔ مجھے بچپن کے زمانے سے ہی یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ بیعت ضرور کرنی چاہیئے۔ خواہ کسی کی کر لی جائے۔ جو یہاں قریب ہی ہو، اتنی دور قادیان کون جائے۔ چونکہ والد صاحب نے بیعت نہیں کی تھی۔ اس واسطے میں چشتیہ خاندان کے ایک سید صاحب سے ارادت رکھتے ہوئے اُن کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ میں نے اُن سے بیعت کی درخواست کی۔ انہوں نے فرمایا۔ جب بالغ ہو جاؤ گے تو بیعت کر لینا۔ وہ قوالی کی مجالس میں مجھے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ نماز تو وہ ضرور پڑھتے تھے لیکن اکثر وقت چوسر، شطرنج، تاش کھیلتے رہتے تھے۔ ایک دن صبح کے وقت میں اُنکی بیٹھک میں گیا۔ وہاں اُنکے دو برادر زادے علی حسین اور علاؤالدین بیٹھے تھے۔ پیر صاحب جن کا نام عبد الحق تھا۔ وہ اندر گئے ہوئے تھے۔ ہم تینوں کھیلنے لگ گئے۔ کھیلتے وقت اُن دونوں نے حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر شروع کیا اور دریدہ دہنی اور گندہ زبانی سے آپکو گالیاں دینے لگے۔ میں نے اُن سے کہا ہمارے خاندان کے کئی بزرگوں نے اُنکی بیعت کی ہوئی ہے۔ وہ نیک اور بزرگ ہیں۔ آپ سید زادے ہیں۔ اس لئے فحش کلامی سے احتراز کریں۔ پس پشت کسی کو گالیاں دینا شرافت سے بعید ہے۔ میں نے کہا میں پیر صاحب سے ارادت رکھتا ہوں۔ اگر انکو کوئی گالی

دے تو مجھے کتنا برا لگے گا۔ مگر وہ باز نہ آئے اور پھر گالیاں دینی شروع کر دیں۔ میں نے پھر منع کیا۔ مگر انہوں نے تیسری بار پھر گالیاں دینی شروع کر دیں۔ اس پر مجھے غصّہ آگیا میں نے اُن دونوں کو مارنا شروع کیا۔ وہ مجھے مارنے لگے شور پڑ گیا۔ پیر صاحب اندر سے تشریف لائے۔ پوچھا کیا بات ہے۔ میں نے کہا یہ حضرت مرزا صاحب کو گالیاں نکالتے ہیں۔ گو وہ میرے پیر نہیں۔ لیکن کسی کو پس پشت گالیاں نکالنا بُرا ہے۔ پیر صاحب نے اپنے بچوں کی طرف داری کی۔ اور اُن کو گالیوں سے منع نہ کیا۔ اس پر میں ناراض ہو کر چلا آیا اور گھر آکر پوسٹ کارڈ لے کر بیعت کا خط حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں لکھ دیا۔

حضرت والدہ صاحبہ کی بیعت کا واقعہ:

اپنی والدہ کی بیعت کے متعلق مولوی صاحب اپنی کتاب تجلی قدرت میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر میں حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر ہوتا رہتا تھا۔ میری والدہ بھی سنتی رہتی تھیں۔ ایک دن والدہ صاحبہ نے مجھ سے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں بیعت کر لوں مگر مجھے خوف آتا ہے کہ تمہارے والد صاحب مجھ پر ناراض ہونگے۔ میں نے والدہ صاحبہ سے عرض کیا آپ والد صاحب سے دریافت کریں کہ قدرت اللہ نے جو عقیدہ اختیار کیا ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس سے کیا سلوک کرے گا۔ والد صاحب یہ ضرور فرمائیں گے کہ اس عقیدے کی وجہ سے یہ ضرور جہنم میں جائیں گے۔ (اُسوقت تک انہوں نے بیعت نہیں کی تھی)۔ آپ یہ کہہ دینا کہ میرا ایک ہی بیٹا ہے۔ اگر یہ جہنم میں گیا تو میں جنت میں جا کر کیا کروں گی۔ مجھے اجازت دیں کہ میں بیعت کر لوں۔ تا اس کے ساتھ ہی میرا حشر ہو جائے۔ والدہ صاحبہ نے جب والد صاحب کے سامنے یہ بات پیش کی تو وہ ہنس پڑے اور فرمایا اگر تم چاہتی ہو تو بیشک بیعت کر لو۔ میں

نے قدرت اللہ کو بھی کچھ نہیں کہا۔ تم کو بھی کچھ نہیں کہتا۔ چنانچہ والدہ صاحبہ نے مجھے اجازت دی۔ میں نے انکی طرف سے بیعت کا خط لکھ دیا۔ اور وہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئیں۔

آپ کے دادا حضرت مولوی محمد عیسیٰ صاحب نے سو سال کی عمر میں بیعت کی اور اُنکے بعد مولوی قدرت اللہ صاحب کے والد حضرت مولوی محمد موسیٰ صاحب نے اپنی تحقیق کے بعد بیعت کی سعادت حاصل کی۔

مولوی محمد عیسیٰ صاحب تجارت کرتے تھے اور سامان تجارت بیل گاڑیوں پر لاد کر دہلی تک آتے جاتے تھے۔ اُنکی بیعت کے بارہ میں مولوی قدرت اللہ صاحب اپنی کتاب تجلی قدرت میں لکھتے ہیں کہ: ”میرے دادا صاحب زندہ تھے میں نے اُنکو تبلیغ کرنی شروع کی، اُسوقت اُنکی عمر تقریباً سو سال تھی مگر ان کے قویٰ بالکل صحیح سالم تھے اُنہوں نے فرمایا: ’میں تو پڑھا لکھا نہیں، صرف قرآن شریف پڑھ سکتا ہوں، تمہارا والد مولوی ہے اُس نے بیعت نہیں کی۔ میں نے کہا وہ ابھی تحقیق کر رہے ہیں۔ آپ اِس عمر کو پہنچے ہوئے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب مسیح آئے تو اُسے میرا سلام کہنا، اگرچہ گھٹنوں کے بل جانا پڑے۔ اسلئے آپ بیعت کر لیں۔ انہوں نے جواباً فرمایا: میں نے تو اپنے بزرگوں سے یہی سُنا ہے کہ جو ایک پیر کی بیعت کر کے توڑتا ہے وہ گویا خدا کی بیعت سے پھرتا ہے اگر مسیحؑ میری زندگی میں نازل ہو جائیں تو پھر مجھے بیعت فسخ کرنی (توڑنی) پڑے گی۔ میں نے کہا آسمان سے آج تک نہ کوئی آیا ہے نہ آئے گا۔ اور میں نے اسکے مطابق ثبوت پیش کئے۔ اُنہوں نے فرمایا: میں مشروط بیعت کرنے کیلئے تیار ہوں، میری بیعت کا خط لکھ دو مگر میری طرف سے یہ شرط پیش کرنا کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو جائیں تو میں بیعت توڑ کر اُنکی بیعت میں شامل ہو جاؤنگا۔ چنانچہ میں نے (اُنکی طرف سے) مشروط بیعت کا خط حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں لکھ دیا۔ اِس کے جواب میں حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا: ’اِنکی مشروط بیعت منظور ہے۔ نیز تحریر فرمایا کہ اگر مسیحؑ آ جائیں تو سب سے پہلے میں بیعت کروں گا لیکن یہ عقیدہ ہی غلط ہے کہ مسیح آسمان سے آئیگا۔ نہ کوئی آسمان پر گیا، نہ کوئی آسمان سے آئیگا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود بنا کر مبعوث کیا ہے۔“

اپنے والد مولوی محمد موسیٰ صاحب کی بیعت کے بارہ میں مولوی قدرت اللہ صاحبؓ بیان کرتے ہیں:

"میں والد صاحب کیلئے دعائیں کرتا تھا، حضور کی خدمت میں لکھتا تھا۔ والد صاحب کیونکہ تہجد گزار تھے اور ذکرِ الٰہیٰ کرتے رہتے تھے، اُنہوں نے ایک دن مجھے بتایا کہ میں نے رات ایک عجیب خواب دیکھی کہ میں بیت اللہ شریف میں ہوں اور وہاں نماز ادا کی، ابھی سلام نہیں پھیرا تھا، دونوں ہاتھ التحیات کے وقت گھٹنوں پر رکھے ہوئے تھے، سلام پھیرنے کے ساتھ ہی کسی نے آکر میرے دونوں ہاتھوں کی مٹھّیاں بند کرلیں، اور کہا جب تک حُبِ آلِ نہ ہو گی اُسوقت تک نماز روزہ کچھ نہ قبول ہو گا۔ والد صاحب نے فرمایا: کہ مجھے تو آلِ رسول کی اتنی محبت ہے کہ مَیں ہمیشہ تہجد میں پنجتن پاکؑ کیلئے نام بنام دعائیں کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: میں اِسکی تعبیر عرض کروں؟ فرمانے لگے: تم اغرقنا اٰلَ فرعونَ سے یہ دلیل پیش کروگے کہ وہ فرعون کے متبع تھے واقعی اُس کے اٰلِ رسول ﷺ، جو مجھے بتایا گیا ہے تم اُس میں بھی حضرت مرزا صاحب کو شاملِ قرار دوگے۔ میں نے عرض کیا: ہاں! فرمایا ابھی شرح صدر نہیں۔ اگرچہ طبیعت میں تذبذب تو پیدا ہو گیا ہے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد اُنہوں نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ والد صاحب موصی تھے اُنکی وفات قصبہ سنور میں انیس سو ستائیس میں ہوئی۔ وہاں سے آپکی نعش بذریعہ لاری قادیان پہنچائی گئی، جہاں آپ اُس قطعہ صحابہ میں جو کنوئیں کے پاس ہے مدفون ہوئے۔

تحریری بیعت تو مولوی صاحب کی اپنی تحریر کے مطابق انہوں نے سولہ سال کی عمر میں کرلی تھی۔ جب کہ ابھی اُنکے والدین اور دادا صاحب نے بیعت نہیں کی تھی۔ اپنی دستی بیعت کے دلچسپ واقعے کو مولوی صاحب اپنی کتاب تجلّی قدرت میں اس طرح بیان فرماتے ہیں

میرے والد صاحب اسکول میں مدرس تھے انکا تبادلہ بٹھنڈہ میں ہو گیا۔ انہوں نے مجھے بھی وہاں بلوالیا۔ میں وہاں نقشہ نویسی کا کام سیکھنے لگا۔ ڈپٹی کمیشنر صاحب جب دورہ پر آئے تو کے کیمپ کا جو نوکر تھا وہ ہمارے قصبہ سنور کا رہنے والا تھا۔ وہ مجھے ملنے آیا۔ میں نے اُسے تبلیغ شروع کی۔ وہ میرے معقول دلائل کا جواب نہ دے سکا لیکن باتوں ہی باتوں میں اس نے مجھ پر اعتراض کیا کہ "دیکھا نہ بھالا صدقے گئی خالہ"۔ آپ نے یونہی بیعت کرلی ہے۔ مرزا صاحب

کو دیکھا بھی نہیں۔ دیکھنے اور ملنے سے انسان کی اصل حالت معلوم ہوتی ہے۔ اُن کو دیکھ کر بیعت کرنی چاہئے تھی۔ میں نے اس بات کا جواب تو الزامی رنگ میں اُنکو دے دیا لیکن یہ بات میرے دل میں گھر کر گئی۔ میں بٹھنڈے سے براستہ فیروزپور امرت سر آیا اور رات بٹالے میں گزار کر اگلے دن یکّے پر سوار ہو کر قادیان پہنچا۔ نماز کے وقت جب میں نے آپکی زیارت کی۔ اُس وقت ایک عجیب کیفیت میرے دل میں طاری ہو گئی۔ کہ یہ نہایت مبارک اور مقدس انسان ہے۔ اپنے قیام کے دنوں میں مَیں نے بیعت کی درخواست کی اور حضور کے دستِ مبارک پر بیعت کر لی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت میں 1898ء میں دستی بیعت میں شامل ہو گیا۔

مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اُنکی ساری اولاد بھی حضرت مسیح موعودؑ کی دعا کا معجزہ ہے۔ اس بات کا ذکر آپ اپنی کتاب میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ

"پہلی بیوی کی وفات کے بعد دوسری شادی رحیمن بی بی سے ہوئی۔ شادی کے تھوڑے عرصے بعد وہ بیمار ہو گئیں۔ حکیم صاحب کو بُلا کر دکھایا۔ اُنہوں نے یہ فیصلہ دے دیا کہ انکے اولاد نہیں ہو سکتی۔ دو چار دن بعد رحیمن بی بی تو صحت یاب ہو گئیں۔ مگر مجھے حکیم صاحب کے کہنے کے مطابق خطرہ محسوس ہوا اور میں نے اسٹنٹ سرجن کو بُلا کر معائنہ کروایا۔ اُس نے بھی یہی بات بتائی کے اولاد نہیں ہو سکتی۔

اُسی زمانے میں ایک شخص عبدالحکیم نامی جو ڈاکٹر تھا۔ اور جو جماعت احمدیہ سے مرتد ہو گیا تھا۔ اس نے ایک مجلس میں ایک یہ نشان بھی طلب کیا تھا کہ قدرت اللہ سنوری مسیح موعودؑ کا کٹر مرید ہے۔ وہ اس کیلئے دعا کر کے دیکھ لیں۔ میں دعویٰ کرتا ہوں کہ اس کے ہاں اولاد نہیں ہو گی۔ اگر حضرت مسیح موعودؑ کی دعا سے اسکی اولاد ہو گئی تو میں سمجھوں گا کہ آپ مستجاب الدعوات ہیں (یعنی آپکی دعائیں قبول ہوتی ہیں)۔

رحیمن بی بی کے والد چوہدری کریم بخش صاحب اولین صحابہ میں سے تھے۔ وہ ہر سال مہینہ دو مہینہ جا کر قادیان ٹھہرا کرتے تھے۔ اپنی بیوی اور بیٹی کو بھی ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ کیونکہ ان کے ہاں اور کوئی اولاد نہ تھی۔ انہوں نے

مجھ سے درخواست کی کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی لڑکی کو بھی ساتھ لے جاؤں۔ چنانچہ میں نے اجازت دے دی۔ وہ آکر اپنی لڑکی رحیمن بی بی صاحبہ کو بھی ساتھ لے گئے۔ جاتے وقت میں نے ایک خط حضرت مسیح موعودؑ کے نام اپنی بیوی کو لکھ کر دے دیا کہ یہ حضورؑ کی خدمت میں پیش کر دینا۔ انہوں نے قادیان قیام کے دوران جب خط پیش کیا تو حضور نے خط ملاحظہ فرمانے کے بعد دریافت کیا۔ کیا تمہارے میاں ڈاکٹر ہیں یا حکیم ہیں؟ بی بی صاحبہ کہتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا۔ نہیں حضور۔ وہ تو ڈاکٹر نہیں لیکن دوسرے ڈاکٹر اور حکیم کہتے ہیں کہ اس کے ہاں اولاد نہیں ہو سکتی۔ آپ نے فرمایا۔ ہم دعا کریں گے۔ حضور ٹہل رہے تھے۔ ٹہلتے ہوئے جب دوبارہ میری طرف آئے تو فرمایا۔ ان کو میری طرف سے خط لکھ دو کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمہاری اس قدر اولاد ہو گی کہ تم سنبھال نہ سکو گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 14 بچے پیدا ہوئے۔ جن میں سے پانچ کو ہم نہ سنبھال سکے۔ اُن کو خدا نے سنبھال لیا۔ نو بچوں کی شادیاں ہوئیں وہ اللہ کے فضل اور مسیح کی دعا سے صاحبِ اولاد ہوئے اور اُنکے 73 بچے پیدا ہوئے۔